محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۷)

[''سیر و سوانح'' کے زیرعنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت ابوالروم بن عمیر رضی اللہ عنہ

حسب و نسب

حضرت ابوالروم کا اصل نام منصور تھا، لیکن اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کی ولادت مکہ میں عمیر بن ہاشم کے ہاں ہوئی، والدہ رومی باندی تھیں۔ قریش کی شاخ بنوعبدالدار کے بانی عبدالدار بن قصی ان کے سکڑ دادا تھے۔ قصی بن کلاب ان کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچویں جد تھے، اس طرح قریش کی دونوں شاخیں بنوہاشم بن عبد مناف اور بنوعبدالدار آپس میں مل جاتی ہیں۔ بلاذری کہتے ہیں: حضرت ابوالروم کا نام عبد مناف تھا، اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے بدل دیا۔ حضرت مصعب بن عمیر ان کے باپ شریک بھائی تھے، ان کی والدہ کا نام ام خناس بنت مالک تھا۔ حضرت زرارہ بن عمیر جو اپنی کنیت ابوعزیز سے مشہور ہیں، حضرت ابوالروم کے سوتیلے اور حضرت مصعب کے سگے بھائی تھے۔ وہ جنگ بدر میں مشرک فوج کی طرف سے لڑے، مسلمانوں کی قید میں آئے اور بعد میں اسلام قبول کیا۔ ایک بھائی یزید بن عمیر جنگ احد میں کفار مکہ کی فوج میں

شامل ہوا اور لڑتے ہوئے مارا گیا۔

بیعت ایمان

آفتاب اسلام طلوع ہوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت ابوالروم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت ایمان کی۔

سوے حبشہ

ابن عبد البر کہتے ہیں: حضرت ابوالروم اپنے بھائی حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ ہجرت حبشہ کے سفر پر نکلے، حالاں کہ حضرت مصعب ان سولہ مہاجرین اولین میں شامل تھے جو سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون کی قیادت میں حبشہ روانہ ہوئے، تب حضرت ابوالروم مکہ میں مقیم تھے۔ وہ بعد میں اس بڑے قافلۂ ہجرت کا حصہ بنے جو حضرت جعفر بن ابو طالب کی سربراہی میں حبشہ گیا۔ یہ اشکال بلاذری کی وضاحت سے حل ہو جاتا ہے، جو کہتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر نے حبشہ کی پہلی اور دوسری، دونوں ہجرتوں میں حصہ لیا۔ اس طرح حضرت ابوالروم ہجرت ثانیہ میں اپنے بھائی حضرت مصعب کے رفیق سفر بن جاتے ہیں۔ واقدی کا کہنا ہے کہ تمام مؤرخین اس بات پر متفق نہیں کہ حضرت ابوالروم نے حبشہ ہجرت کی تھی۔ ابن جوزی نے مہاجرین حبشہ کی فہرست میں حضرت ابوالروم بن عمیر کا نام شامل نہیں کیا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

شہر نبوی میں آمد

جنگ بدر کے بعد مدینہ پہنچے۔ دوسری روایت کے مطابق وہ غزوۂ بدر سے پہلے مدینہ آئے، لیکن غزوہ میں شریک نہ ہو سکے۔

غزوۂ احد

جنگ کے آغاز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: مشرکوں کا پرچم کس نے اٹھایا ہوا ہے؟ بنو عبد الدار نے، آپ کو بتایا گیا۔ فرمایا: ہم ان سے زیادہ حق وفا رکھتے ہیں۔ چنانچہ مہاجرین کا علم جو آپ نے حضرت علی کو عطا کر رکھا تھا، حضرت مصعب بن عمیر عبدری کو بلا کر ان کے سپرد فرما دیا۔ سعد بن ابو طلحہ عبدری قریش کا جھنڈا لے کر بڑھا اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں قتل ہوا، یکے بعد دیگرے مشرکوں کے پانچ رایت بردار مسلمانوں کے ہاتھوں جہنم رسید ہو چکے تو پرچم حضرت مصعب کے چچا زاد ارطاۃ بن شرحبیل نے تھام لیا۔ حضرت مصعب (دوسری روایت: حضرت حمزہ) نے اسے انجام تک پہنچایا۔ ایک بار فتح حاصل

کر لینے کے بعد مسلم فوج کفار کے اچانک حملے سے منتشر ہوئی تو گھوڑے پر سوار ابن قمئہ (: ابن ہشام، قمیئہ: ابن سعد) لیثی نعرہ لگاتے ہوئے بڑھا، مجھے محمد کا پتا بتاؤ، اگر وہ بچ گئے تو میں نہ بچ پاؤں گا۔ حضرت مصعب نے جو علم مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے، اس کا راستہ روکا۔ اس نے آپ کے شبہ میں ان کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا تو انھوں نے پرچم بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے بایاں ہاتھ بھی کاٹا تو حضرت مصعب نے علم بازوؤں میں لے کر سینے سے چمٹا لیا۔ بد بخت ابن قمئہ (قمیئہ) نے تیر سے تیسرا وار کیا تو حضرت مصعب گر پڑے۔ بنو عبدالدار کے دو افراد حضرت سویبط بن سعد اور حضرت مصعب کے بھائی حضرت ابوالروم بن عمیر لپکے اور حضرت ابوالروم نے پرچم اٹھا لیا (الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۲/۱۲۵)۔ حضرت مصعب کو شہید کرنے کے بعد ابن قمئہ اپنے لشکر میں لوٹا اور مشہور کر دیا کہ میں نے محمد کو (معاذ اللہ) قتل کر دیا ہے۔ دوسری روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب کی شہادت کے بعد علم دوبارہ حضرت علی کو سونپ دیا۔ تیسری روایت کے مطابق اسے ایک فرشتے نے حضرت مصعب کا روپ دھار کر تھام لیا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmedghamidi.com

شہادت

حضرت ابوالروم نے ۱۵ھ میں عہد فاروقی میں جنگ یرموک میں جام شہادت نوش کیا۔

اولاد

حضرت ابوالروم کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

حضرت خزیمہ بن جہم رضی اللہ عنہ

نسب نامہ

حضرت خزیمہ بن جہم حضرت جہم بن قیس اور حضرت خولہ بنت عبدالاسود کے بیٹے تھے۔ اپنے ساتویں جد عبدالدار بن قصی کی نسبت سے عبدری کہلاتے ہیں۔ حضرت عمرو بن جہم اور حضرت حرملہ بنت جہم ان کے بھائی

بہن تھے۔ ابن حجر نے حضرت خزیمہ کے پر دادا کا نام عبد بن شرحبیل بتایا، حالاں کہ ان کے والد حضرت جہم کے ترجمہ میں وہ عبد شرحبیل لکھ چکے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں عبد بن شرحبیل کے بجاے عبد شرحبیل لکھا ہے، کتابت کی غلطی ہے۔

قبول اسلام

یہ نہیں معلوم کہ بعثت نبوی کے وقت حضرت خزیمہ کی عمر کیا تھی۔ تاہم وہ ہوش سنبھالنے کے وقت مسلمان تھے۔

ہجرت حبشہ

حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں اپنے گھرانے کے ساتھ سفر کیا۔ ان کے والدین حضرت جہم، حضرت ام حرملہ اور بھائی حضرت عمرو بن جہم ہم راہ تھے۔

مدینہ کی طرف رجوع

حضرت خزیمہ بن جہم اپنے والد اور بھائی کے ساتھ اس کشتی میں سوار ہو کر مدینہ آئے جو نجاشی نے حضرت امیہ بن عمرو ضمری کو مہاجرین واپس لے جانے کے لیے دی تھی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وفات

حضرت خزیمہ بن جہم کا سن وفات معلوم نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت جہم بن قیس رضی اللہ عنہ

نسب و نسبت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچویں جد قصی بن کلاب پانچویں صدی عیسوی میں خانہ کعبہ کے متولی بنے۔

عبدالدار، عبد مناف، عبدالعزیٰ اور عبد، ان کے چار بیٹے تھے۔ وہ بوڑھے ہوئے تو بڑے بیٹے عبدالدار کو کعبہ کی کنجیاں دیں اور کہا کہ تم حاجیوں کو کھلانے پلانے کے ذمہ دار ہو۔ قریش کوئی صلاح مشورہ کرنا چاہیں تو تمھارے گھر میں کریں گے۔ جنگ ہوئی تو قریش کا پرچم بھی تمھی اٹھاؤ گے۔ عبدالدار اور عبد مناف دنیا سے رخصت ہوئے تو دونوں بھائیوں کی اولاد کے مابین کعبہ کے مناصب پر شدید تنازع کھڑا ہو گیا۔ قریب تھا کہ جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی، لیکن کچھ ثالثوں نے صلح کرا کر بیت اللہ کے مناصب کو اس طرح تقسیم کر دیا: کعبہ کی کلید برداری، دارالندوہ (قریش کی اسمبلی) کے اہتمام اور جنگ میں علم برداری کے فرائض عبدالدار کو ملے، جب کہ حاجیوں کو پانی پلانے اور ان کی ضیافت و میزبانی کی ذمہ داری عبد مناف کو حاصل ہو گئی۔ حضرت جہم بن قیس عبدالدار کے دوسرے بیٹے عبد مناف کی اولاد میں سے تھے۔ عبد بن شرحبیل (: ابن سعد، ابن اسحاق۔ عبد شرحبیل: کلبی، ابن ہشام، ابن حجر) ان کے دادا، جب کہ عبد مناف بن عبدالدار پانچویں (چوتھے: ابن ہشام، ابن حجر) جد تھے۔ ساتویں (چھٹے: ابن ہشام، ابن حجر) جد قصی پر ان کا شجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرے سے جا ملتا ہے۔ حضرت جہم کی والدہ کا نام رُہیمہ تھا۔ شاذ روایت میں ان کا نام جہیم نقل کیا گیا ہے، جب کہ جہیم بن الصلت ان کے ماں شریک بھائی تھے۔ ابو خزیمہ حضرت جہم کی کنیت تھی۔ اپنے آبائی قبیلے عبدالدار کی نسبت سے عبدری اور قریش سے تعلق رکھنے کی بنا پر قرشی کہلاتے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ازدواج و اولاد

بنو خزاعہ کی حضرت خولہ حضرت جہم کی اہلیہ تھیں، لیکن وہ اپنی کنیت ام حرملہ، (دوسری روایت: ام حریملہ) سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام عبدالاسود تھا۔ عمرو بن عبد شمس کی باندی ان کی والدہ تھیں۔ ان کے تین بچے عمرو، خزیمہ اور حرملہ مکہ ہی میں پیدا ہوئے۔

ایمان و اسلام

مکہ میں رسالت محمدی کی روشنی پھیلی تو حضرت جہم بن قیس نے آپ پر ایمان لانے میں دیر نہ لگائی۔

ہجرت حبشہ

حضرت جہم بن قیس نے اپنی اہلیہ حضرت ام حرملہ بنت عبدالاسود کے ساتھ حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں حصہ لیا۔ ان کے بیٹے حضرت عمرو بن جہم اور حضرت خزیمہ بن جہم بھی شریک سفر تھے۔ مہاجرین کی فہرست میں ان

کی بیٹی حضرت حرملہ کا نام شامل نہیں۔ حضرت ام حرملہ بنت عبد نے آخری سانس سرزمین حبشہ میں لی۔

ہجرت مدینہ

حضرت جہم بن قیس ۷ھ میں حبشہ سے اپنے گھرانے کو لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ راہ حق میں ان کی دوسری ہجرت تھی۔ اب ان کی اہلیہ حضرت ام حرملہ ان کے ساتھ نہ تھیں۔ ابن کثیر کے بیان کے مطابق حضرت عمرو بن جہم بھی حبشہ کی خاک ہو چکے تھے۔ صحابہ کے تمام سوانح نگاروں کا کہنا ہے کہ حضرت ام حرملہ وفات پا چکی تھیں، البتہ حضرت عمرو اور حضرت خزیمہ اس وقت زندہ تھے اور اپنے والد کے ساتھ حضرت جعفر بن ابو طالب کے واپسی کے قافلے میں شامل ہو کر مدینہ پہنچے۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی بن اصحمہ نے ان کے لیے اور حبشہ میں رہ جانے والے دوسرے اصحاب کے لیے کشتیوں کا انتظام کیا تھا۔

مدنی زندگی

ایک روایت میں ہے کہ بنو لخم کے بطن دار بن ہانی سے تعلق رکھنے والے حضرت ابو ہند داری اپنے سوتیلے بھائیوں حضرت تمیم داری اور حضرت نعیم داری کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شام میں ایک قطعۂ زمین دینے کی درخواست کی۔ آپ نے ان بھائیوں کو ایک تحریر دلوائی جس پر حضرت جہم بن قیس، حضرت عباس اور حضرت شرحبیل بن حسنہ نے گواہی ثبت کی۔ حضرت ابو بکر کے عہد خلافت میں فتوحات شام کا سلسلہ شروع ہوا تو ان داری بھائیوں نے حضرت ابو بکر کو آپ کی تحریر دکھائی تو انھوں نے جیش اسلامی کے کمانڈر ان چیف حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو اس فرمان نبوی کی تعمیل کرنے کا حکم بھیجا۔ انھیں عینون کی بستی دی گئی (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ۱/۲۰۷)۔ ابن حجر نے حضرت جہم کی گواہی پر شبہ ظاہر کیا ہے (الاصابہ ۱/۲۹۱)۔

وفات

حضرت جہم کی بقیہ زندگی کے بارے میں تفصیل نہیں ملتی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حضرت سعید بن عبد قیس رضی اللہ عنہ

اختلاف اسما

حضرت سعید بن عبد قیس مکہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق قریش کی شاخ بنو فہر سے تھا جو ان کے ساتویں جد فہر بن مالک سے منسوب ہے۔ حضرت سعید اور ان کے والد کے ناموں میں بہت اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن اسحاق اور ابن ہشام نے انھیں سعد کے نام سے پکارا ہے۔ ابن سعد، ابن عبد البر اور ابن اثیر نے ان کے والد کا نام عبد بن قیس لکھا، ایک شاذ روایت میں ان کا نام عبید بن قیس بتایا گیا ہے۔ حضرت حارث بن عبد قیس اور حضرت نافع بن عبد قیس حضرت سعید بن عبد قیس کے بھائی اور مراکش و افریقہ کے فاتح عقبہ بن نافع ان کے بھتیجے تھے۔

ملت اسلامیہ میں شمولیت

وادی بطحا میں اسلام کا سورج طلوع ہوا تو حضرت سعید بن عبد قیس فوراً ایمان لے آئے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.almawrid.org

راہ دین میں ہجرت

حضرت سعید بن عبد قیس نے حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں حصہ لیا۔ ابن اسحاق نے حبشہ ہجرت کرنے والے اصحاب رسول کی جو فہرست مرتب کی، نامکمل ہے۔ اس میں بنو حارث بن فہر کے اصحاب حضرت سعید بن عبد قیس، حضرت حارث بن عبد قیس اور حضرت عیاض بن زہیر کے نام شمار نہیں کیے گئے۔ ان کے خوشہ چیں ابن ہشام نے اس فہرست کی تکمیل کی۔

دیار نبی میں آمد

حضرت سعید بن عبد قیس جنگ خندق تک حبشہ میں مقیم رہے اور حضرت جعفر بن ابو طالب کی واپسی سے پہلے دیار نبی پہنچ گئے۔ عازمین حبشہ کی فہرست کے برعکس ابن اسحاق کی حبشہ سے لوٹنے والے صحابہ کی فہرست جامع ہے۔ انھوں نے حضرت سعد (سعید) بن قیس کو صحابہ کے اس زمرے میں شامل کیا ہے، جو حبشہ سے مکہ جانے کے بجائے براہ راست مدینہ آئے۔ ان کی واپسی جنگ بدر کے بعد ہوئی، وہ ۷ھ میں شاہ نجاشی کی فراہم کردہ کشتیوں میں لوٹنے والے مہاجرین کے آخری قافلے سے پہلے مدینہ پہنچے۔ ابن سعد نے خیال ظاہر کیا

ہے کہ حضرت سعید بن عبد بن قیس حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں سفر کرنے والے اس قافلے کے ہم راہ مدینہ آئے۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، انساب الاشراف (بلاذری)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، ویکیپیڈیا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"